© rasailojaraid.com

اولاد ان کے زیرِ کفالت تھی۔

بعض اہلِ علم نے ان مختلف روایات کو اس طرح جمع کیا ہے کہ مزوجہ کا خاوند اگر رضامندی کا اظہار کرے تو حقِ حضانت ختم نہیں ہو گا۔ بصورتِ دیگر ختم ہے۔ کیونکہ حقِ حضانت ختم ہونے کی بنیادی وجہ خاوند کے حقوق و فرائض کی ادائیگی میں کمی کا احتمال ہے۔

لہٰذا صورتِ مرقومہ میں پروین اختر کا (دوسرا خاوند) بچی کی کفالت پر راضی ہے تو یہ بچی والدہ کی کفالت میں رہے گی۔ بصورتِ دیگر دادا کو واپس کر دی جائے۔ هٰذا ما عندی واللّٰہ اعلم بالصواب وعلمہ اتم!

مزید تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو نیل الاوطار جز ۶ ص ۳۴۸ تا ۳۵۲۔

(حافظ ثناء اللہ خاں مدنی)

(۲)

سوال: بعض اہل حدیث مساجد میں دیکھنے میں آیا ہے کہ امام قرآنِ کریم سے دیکھ کر تراویح پڑھاتے ہیں۔ کیا یہ جائز ہے؟ بیّنوا توجروا!

الجواب بعون الوهاب!

اقول وباللہ التوفیق: نماز میں قرآنِ کریم کی زیادہ سے زیادہ قراءت کر کے قیام کو طویل کرنا امرِ مستحب ہے نیز آنحضرت علیہ السلام نے طویل قیام والی نماز کو افضل قرار دیا ہے۔ چنانچہ صحیح ابنِ خزیمہ ج ۲ ص۱۸۶ حدیث ۱۱۵۵۔ اور السنن الکبریٰ للبیہقی ج ۳ ص ۸ اور قیام اللیل للمروزی ص۱ میں ہے:

"عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الصَّلٰوةِ اَفْضَلُ؟ قَالَ طُوْلُ الْقُنُوْتِ"

"حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ "کونسی نماز افضل ہے؟" تو آپؐ نے جواباً فرمایا، "لمبا قیام!"

نیز احادیث میں آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز میں اسقدر

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

طویل قیام فرمایا کرتے کہ آپؐ کے قدم مبارک متورم ہوجاتے:

"عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْمُ حَتّٰى تَوَرَّمَ قَدَمَاهُ۔ فَقِیْلَ لَهٗ، اَیْ رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَتَصْنَعُ هٰذَا وَقَدْ جَاءَكَ مِنَ اللّٰهِ اَنْ قَدْ غُفِرَ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ۔ قَالَ، اَفَلَا اَكُوْنُ عَبْدًا شَكُوْرًا؟" (صحیح ابن خزیمہ ج ۲ ص ۲۰۱۔ السنن الکبریٰ للبیھقی ج ۳ ص ۱۶)

"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اتنا طویل قیام فرماتے کہ آپؐ کے قدم مبارک متورم ہوجاتے۔ عرض کیا گیا "اے اللہ کے رسولؐ! آپ کو تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اگلے پچھلے گناہوں کی معافی کی بشارت آئی ہے۔ پھر آپؐ اتنی مشقت کیوں اٹھاتے ہیں؟" فرمایا، "کیا میں اللہ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں؟"

معلوم ہوا کہ نمازوں میں حسبِ استطاعت طویل قیام کرنا چاہیے۔ چنانچہ جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے حفظِ قرآن کی نعمتِ عظمیٰ سے نوازا ہو تو بہت بہتر ہے۔ اور جو شخص حافظِ قرآن نہ ہو، لیکن طویل قیام کرنا چاہتا ہو، وہ قرآنِ کریم سے دیکھ کر قراءت کرسکتا ہے۔ ذخیرۂ احادیث میں اس سے منع کی کوئی روایت موجود نہیں۔ بلکہ صحابہ کرامؓ اور اسلافِ امت کا تعامل اسی پر ملتا ہے کہ وہ قرآنِ کریم سے دیکھ کر قراءت کیا کرتے تھے۔ مثلاً:

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے غلام، جنابِ ذکوان، قرآنِ کریم سے دیکھ کر ان کی امامت کراتے تھے۔ ملاحظہ ہو:

صحیح بخاری، باب امامة العبد والمولیٰ ـــــ مؤطا امام مالکؒ، باب قیامِ رمضان، السنن الکبریٰ للبیھقی ج ۲ ص ۵۳۔ قیام اللیل للمروزی ص ۱۶۲۔ مسند الشافعی، مصنف ابن ابی شیبہ، بحوالہ فتح الباری ج ۲ ص ۱۵۸ و تلخیص الجبیر ج ۲ ص ۴۳ و نیل الاوطار ج ۳ ص ۱۸۳۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

۲- اسی طرح خود ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے متعلق بھی آیا ہے کہ وُہ نماز کی حالت میں قرآنِ کریم سے دیکھ کر قراءت کرتی تھیں:

اَنَّ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کَانَتْ تَقْرَأُ فِی الْمُصْحَفِ وَ ھِیَ تُصَلِّیْ" (مصنّف عبد الرّزّاق ج ۲ ص ۴۲۰)

۳- کَانَ ابْنُ سِیْرِیْنَ یُصَلِّیْ وَالْمُصْحَفُ اِلٰی جَنْبِہٖ فَاِذَا تَرَدَّدَ نَظَرَ فِیْہِ"

کہ" ابن سیرینؒ جب نماز پڑھتے تو قرآنِ کریم کا نسخہ آپ کے پہلو میں ہوتا، جب شک گزرتا تو دیکھ لیتے۔" (مصنّف عبدالرزاق ج ۲ ص ۴۲۰)

۴- وَکَانَ اَنَسٌ یُصَلِّیْ وَغُلَامٌ خَلْفَہٗ یُمْسِكُ لَہُ الْمُصْحَفَ فَاِذَا تَعَایَا فِیْ اٰیَۃٍ فَتَحَ لَہُ الْمُصْحَفَ"

کہ "حضرت انسؓ نماز پڑھتے تو آپؓ کا غلام آپؓ کے پیچھے قرآن لے کر کھڑا ہوتا۔ جب کسی آیت میں تردّد یا شک ہوتا تو قرآنِ کریم کھول دیتا۔" (عمدۃ القاری ج ۵ ص ۲۲۵)

۵- "عَنْ عَبْدِ الْقُدُّوْسِ بْنِ حَبِیْبٍ اَبُوْسَعِیْدٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ سَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ، لَا بَاْسَ اَنْ یَّؤُمَّ الرَّجُلُ فِیْ شَہْرِ رَمَضَانَ وَھُوَ یَقْرَأُ فِی الْمُصْحَفِ"

(مصنّف عبدالرزاق ج ۲ ص ۴۲۰)

یعنی "حضرت حسنؒ فرماتے تھے کہ رمضان المبارک میں کوئی شخص قرآنِ کریم سے دیکھ کر امامت کرائے تو کوئی حرج نہیں"

۶- "سُئِلَ ابْنُ شِہَابٍ عَنِ الرَّجُلِ یَؤُمُّ النَّاسَ فِیْ رَمَضَانَ فِی الْمُصْحَفِ - قَالَ: مَازَالُوْا یَفْعَلُوْنَ ذٰلِكَ مُنْذُ کَانَ الْاِسْلَامُ کَانَ خِیَارُنَا یَقْرَءُوْنَ فِی الْمَصَاحِفِ"

(قیام اللیل للمروزی ؒ ص ۱۶۸)

یعنی ابن شہاب زہریؒ سے ایک ایسے شخص کے بارے میں سوال ہوا، جو قرآنِ کریم سے دیکھ کر لوگوں کی امامت کراتا تھا، تو آپ نے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

جواباً فرمایا، "ہم سے افضل لوگ ابتداءِ اسلام سے ایسا کرتے آرہے ہیں۔"

۷۔ "اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ كَانَ يَاْمُرُهٗ اَنْ يَّقُوْمَ بِاَهْلِهٖ فِيْ رَمَضَانَ وَيَاْمُرُهٗ اَنْ يَّقْرَاَ لَهُمْ فِي الْمُصْحَفِ وَيَقُوْلُ: اَسْمِعْنِيْ صَوْتَكَ۔" (قیام اللیل ص ۱۶۸)

کہ "ابراہیم بن سعد کو ان کے والد، رمضان میں، گھر والوں کی امامت کرانے اور قرآن سے دیکھ کر قراءت کرنے کا حکم دیتے تھے۔ نیز فرماتے کہ "مجھ تک اپنی آواز پہنچاؤ۔"

۸۔ "قَتَادَةُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ فِي الَّذِيْ يَقُوْمُ فِيْ رَمَضَانَ اِنْ كَانَ مَعَهٗ يَقْرَاُ بِهٖ فِيْ لَيْلَتِهٖ وَاِلَّا فَلْيَقْرَاْ فِي الْمُصْحَفِ۔" (قیام اللیل ص ۱۶۸)

"سعید بن مسیبؒ نے فرمایا کہ "امام کو اگر قرآن یاد ہو تو بہتر، ورنہ دیکھ کر پڑھ لے۔"

۹۔ اَيُّوْبُ عَنْ مُحَمَّدٍ اَنَّهٗ كَانَ لَا يَرٰى بَاْسًا اَنْ يَّؤُمَّ الرَّجُلُ الْقَوْمَ فِي التَّطَوُّعِ يَقْرَاُ فِي الْمُصْحَفِ۔" (قیام اللیل ص ۱۶۸)

"جناب محمدؒ نفلی نمازوں میں امام کے قرآن سے دیکھ کر پڑھنے اور امامت کرانے میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے۔"

۱۰۔ "وَقَالَ عَطَاءٌ فِي الرَّجُلِ يَؤُمُّ فِيْ رَمَضَانَ مِنَ الْمُصْحَفِ لَا بَاْسَ بِهٖ۔" (قیام اللیل ص ۱۶۸)

"حضرت عطاءؒ کا فتویٰ ہے کہ کوئی شخص رمضان المبارک میں قرآن سے دیکھ کر امامت کرے تو کوئی حرج نہیں۔"

۱۱۔ "وَقَالَ يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدِ نِ الْاَنْصَارِيُّ لَا اَرٰى بِالْقِرَاءَةِ مِنَ الْمُصْحَفِ فِيْ رَمَضَانَ بَاْسًا يُّرِيْدُ الْقِيَامَ۔"

(قیام اللیل ص ۱۶۸)

یعنی اس سلسلہ میں یحییٰ بن سعید الانصاری کا بھی جواز کا فتویٰ ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

امام مالکؒ کا فتویٰ:

"سُئِلَ مَالِكٌ عَنْ اَهْلِ قَرْيَةٍ لَيْسَ اَحَدٌ مِنْهُمْ جَامِعًا لِلْقُرْاٰنِ اَنْ يَجْعَلُوْا مُصْحَفًا يَقْرَأُ لَهُمْ رَجُلٌ مِنْهُمْ فِيْهِ فَقَالَ: لَا بَأْسَ بِهٖ" (قیام اللیل ص ۱۶۸)

"امام مالکؒ سے پوچھا گیا کہ "کسی بستی میں کوئی حافظ نہ ہو تو کیا قرآن سے کوئی شخص دیکھ کے پڑھ لے؟" فرمایا: "کوئی حرج نہیں"

امام احمدؒ کا فتویٰ:

"عَنْ اَحْمَدَ فِيْ رَجُلٍ يَؤُمُّ فِيْ رَمَضَانَ فِي الْمُصْحَفِ؟ فَرَخَّصَ فِيْهِ - فَقِيْلَ لَهٗ: يَؤُمُّ فِي الْفَرِيْضَةِ؟ قَالَ: وَيَكُوْنُ هٰذَا؟" (قیام اللیل ص ۱۶۸)

"امام احمدؒ سے پوچھا گیا، کوئی شخص رمضان میں قرآنِ کریم سے دیکھ کر امامت کرا سکتا ہے؟" تو آپؒ نے رخصت دی۔ پھر پوچھا گیا، آیا فرض نمازوں میں بھی"؟ فرمایا: "کیا ایسا بھی ہوتا ہے؟ (یعنی کیا اسے اتنا بھی یاد نہیں؟)"

امام شافعیؒ، امام محمدؒ اور امام ابو یوسفؒ کا فتویٰ:

"وَهٰذَا مَذْهَبُ الشَّافِعِيِّ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ لِاَنَّهٗ لَمْ يَقْتَرِنْ بِهٖ مَا يُبْطِلُ الصَّلٰوةَ"

(ارشاد الساری شرح صحیح البخاری ج ۲ ص ۲۵۲)

"(علامہ قسطلانیؒ فرماتے ہیں کہ) یہی مذہب ہے امام شافعیؒ، ابو یوسفؒ اور محمدؒ کا۔ کیونکہ اس طریقہ میں ایسی کوئی چیز نہیں جو بطلانِ صلوٰۃ کا سبب بنتی ہو"

پس

مذکورہ مسئلہ کے بارہ میں نہی کی کوئی دلیل نہ ہونے کے سبب اور مندرجہ بالا آثار کے پیشِ نظر اہلِ حدیث حضرات کا قرآنِ کریم سے دیکھ کر قراءت کرنا اور امامت کرانا بالکل جائز اور صحیح ہے! —— وَاَمَّا مَنْ خَالَفَ فِيْ ذٰلِكَ فَعَلَيْهِ الْبَيَانُ

هٰذا ما عندي والله اعلم بالصواب وهو ولي التوفيق واليه المآب۔"

© rasailojaraid.com